

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو اٹھاون

رؤیا کا انکشاف: دانیال میں ایام سوگ کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-03-25

فارس کے بادشاہ کورش کے تیسرے سال میں ایک بات دانی ایل پر ظاہر ہوئی، جس کا نام بلطشاصر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ مدت لمبی تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور رؤیا کی سمجھ پائی۔ اُن دنوں میں، میں دانی ایل، تین پورے ہفتوں تک ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ روٹی نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور نہ میں نے اپنے آپ پر تیل لگایا، جب تک کہ تین پورے ہفتے پورے نہ ہو گئے۔ اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جو حداقل کہلاتا ہے۔ دانی ایل 10:1-4۔

مکاشفہ باب گیارہ کے علامتی ساڑھے تین دنوں کے دوران، جب دو گواہ گلی میں مردہ پڑے ہیں، ایک "چیڑ" بلطشاصر پر ظاہر کی جاتی ہے۔ وہ پہلے ہی "رویا" (mareh) کو سمجھ چکا تھا، کیونکہ باب نو میں جبرائیل آ کر اسے رویا کی سمجھ دے چکا تھا۔

ہاں، جب میں دعا میں کلام کر رہا تھا، تبھی وہ شخص جبرائیل، جسے میں نے ابتدا میں رؤیا میں دیکھا تھا، تیزی سے اُڑتے ہوئے شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھ کو چھو گیا۔ اور اُس نے مجھ سمجھایا اور مجھ سے بات کی اور کہا، اے دانی ایل، میں اب اس لیے نکلا ہوں کہ تجھے دانائی اور سمجھ دوں۔ تیری التجاؤں کے شروع ہی میں حکم صادر ہوا، اور میں تجھے بتانے آیا ہوں؛ کیونکہ تو نہایت محبوب ہے۔ پس اس بات کو سمجھ اور رؤیا پر غور کر۔ دانی ایل 9:21-23۔

"آدمی جبرائیل، جسے" دانی ایل نے "ابتدا کی رؤیا میں دیکھا تھا،" سے مراد "خازون" ہے، یعنی نبوتی تاریخ کی رؤیا؛ اور اس کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ اٹھویں باب میں جبرائیل دانی ایل کے لیے بائبل نبوت کی سلطنتوں سے متعلق رؤیا کی تعبیر کر رہا تھا۔ لیکن وہ "رؤیا" جس پر دانی ایل کو پھر نویں باب میں غور کرنا تھا، "مراہ" تھی، یعنی ظہور کی رؤیا۔ پھر جبرائیل دانی ایل کے لیے دو ہزار تین سو سالہ نبوت کی تاریخی تفصیل پیش کرتا ہے۔

باب نواں داریوس کے پہلے سال میں پورا ہوا۔ جب بلطشاصر "کورش کے تیسرے سال" یہ کہتا ہے کہ "اسے رویا کی سمجھ تھی"، تو وہ "mareh" یعنی رویا کو دو سال سے سمجھ چکا تھا۔ سوگ کے "ان دنوں" میں بلطشاصر نے جس بات کو سمجھا، وہ "بات" تھی، یعنی عبرانی لفظ "dabar"، اور وہ طویل تھی، کیونکہ مقررہ وقت دو ہزار پانچ سو بیس سال تھا۔

دانی ایل اس "امر" کے کچھ پہلو پہلے ہی سمجھ چکا تھا، کیونکہ وہ باب نو میں احبار باب چھبیس والی دعا ادا کر رہا تھا، اور وہ اسی "امر" کی دعا ہے۔ "سات زمانوں" پر نور میں اضافہ ہوا تھا، جسے بلطشاصر نے اکیس دن کے سوگ کے دوران سمجھ لیا، اور ان ایام سوگ میں "سات زمانوں" پر نور کے اس اضافے نے 1856 میں "سات زمانوں" پر ہونے والے بڑھتے نور کی مثال پیش کی۔ ملر کے پیروکار بھی پہلے سے "سات زمانوں" سے واقف تھے، کیونکہ انہوں نے اس کی منادی کی تھی، مگر ایک مزید نور دیا گیا تھا جو ان کی آزمائش اسی موڑ پر کرنے والا تھا جب وہ اپنی تاریخ میں فلاڈلفیہ کی تحریک سے لودیکہ کی تحریک کی طرف منتقل ہو رہے تھے۔

بلتضر کے ماتم کے ایام اُس نبوی تاریخ کے مماثل ہیں جب فلاڈلفیائی تحریک 1856 میں لاؤدیفیائی تحریک میں منتقل ہوئی، اور پھر 1863 میں لاؤدیفیائی ایڈونٹسٹ کلیسیا میں۔ "سات اوقات" پر بڑھتی ہوئی روشنی کے بارے میں بلتضر اور میلریوں—دونوں—کی تاریخ اُس انتقال کے ساتھ ہم

آہنگ ہے جس میں تیسرے فرشتے کی لاؤدیقیائی تحریک ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلاڈلفیائی تحریک میں منتقل ہوتی ہے، اور یہ ماتم کے ایام میں، یعنی توقف کے زمانے کے دوران، واقع ہوتا ہے، جب "سات اوقات" پر بڑھتی ہوئی روشنی ظاہر کی جانی تھی۔

بلطشصر ایک پیغام رساں اور ایک تحریک دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کے ماتم کے دنوں میں پیغام رساں کو "چیز"، جو سچائی ہے، سمجھنا ہے، اور پھر وہ اس "چیز" کو ایک تحریک کے سامنے پیش کرے گا، جب میکائیل 2023 میں دو گواہوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

عبرانی لفظ "mareh" (مسیح کی صورت کا نظارہ)، جس کے بارے میں آیت ایک میں بتایا گیا ہے کہ دانی ایل اسے سمجھتا تھا، دانی ایل کی آخری رویا میں چار بار آیا ہے۔ دو بار اس کا ترجمہ "رویا" اور دو بار "صورت" کیا گیا ہے۔ پہلی بار جب دانی ایل یہ لفظ آیت ایک میں استعمال کرتا ہے تو وہ بتاتا ہے کہ اس نے "رویا" کو سمجھ لیا، مگر باقی تین حوالوں میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دانی ایل خود اس رویا کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ آیت چھ میں، مسیح کا چہرہ "بجلی کی 'صورت' کی مانند" تھا۔

اور پہلے مہینے کے چوبیسویں دن، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جس کا نام حدیقل ہے، تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا، تو کیا دیکھا کہ ایک شخص کتان کے کپڑوں میں ملبوس تھا، جس کی کمر اوفاز کے خالص سونے سے گسی ہوئی تھی۔ اس کا بدن بھی زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی سی چمک جیسا تھا، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند تھیں، اور اس کے بازو اور پاؤں رنگت میں چمکائے ہوئے پیتل کے مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز ایک بڑے ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔ اور یہ رویا صرف میں، دانیال، نے دیکھی؛ کیونکہ جو مرد میرے ساتھ تھے وہ اس رویا کو نہ دیکھ سکے، بلکہ ان پر بڑی کپکپی طاری ہوئی، یہاں تک کہ وہ چھینے کے لیے بھاگ گئے۔ پس میں اکیلا رہ گیا اور میں نے یہ بڑی رویا دیکھی، اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہ رہی، کیونکہ میری رونق مجھ میں بدل کر خرابی ہو گئی، اور مجھ میں طاقت نہ ٹھہری۔ دانیال 8-10:4

ایک اور عبرانی لفظ بھی ہے جس کا ترجمہ "vision" کیا جاتا ہے۔ اس پر ہم اس کے بعد بات کریں گے، جب ہم عبرانی لفظ "mareh" کی کچھ خصوصیات بیان کر لیں گے۔ پچھلی آیات میں یہ "appearance" کے طور پر آیا ہے، یعنی یہ عبرانی لفظ "mareh" ہے۔ یہی لفظ سولہویں آیت میں "vision" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ سولہویں آیت میں مسیح کی رؤیا نے دانی ایل کو غمگین کر دیا ہے۔

اور دیکھو، بنی آدم کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھوا؛ تب میں نے اپنا منہ کھولا اور بول اٹھا، اور اس سے کہا جو میرے سامنے کھڑا تھا، اے میرے آقا، اس رویا کی وجہ سے میرے دکھ مجھ پر آ پڑے ہیں، اور مجھ میں کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ دانی ایل 10:16

وہ عبرانی لفظ جس کا ترجمہ "sorrows" کیا گیا ہے، اس کے معنی "قبضہ" ہوتے ہیں، اور ظہور مسیح کی جو "رؤیا" دانی ایل نے آیت میں دیکھی، اس نے ایک قبضہ موڑ دیا۔ نبوت میں "قبضہ" ایک نقطہ عطف کی نمائندگی کرتا ہے۔

ماضی کی تاریخ سے سیکھنے کے لیے سبق موجود ہیں؛ اور ان کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ سب یہ سمجھ لیں کہ خدا اب بھی انہی خطوط پر کام کرتا ہے جن پر وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ اس کا ہاتھ اس کے کام میں اور قوموں کے درمیان آج بھی بالکل اسی طرح نظر آتا ہے، جس طرح تب سے نظر آتا رہا ہے جب باغ عدن میں آدم کو پہلی بار خوشخبری سنائی گئی تھی۔

ایسے ادوار ہوتے ہیں جو اقوام اور کلیسیا کی تاریخ میں اہم موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ خدا کی مشیت کے مطابق، جب ایسے مختلف بحران آتے ہیں، تو اُس وقت کے لیے روشنی دی جاتی ہے۔ اگر اسے قبول کیا جائے تو روحانی ترقی ہوتی ہے؛ اگر اسے رد کیا جائے تو روحانی زوال اور تباہی پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

خداوند نے اپنے کلام میں انجیل کے پیش قدمی کے کام کو کھول کر بیان کیا ہے، جیسا کہ وہ ماضی میں جاری رہا ہے، اور آئندہ بھی جاری رہے گا، حتیٰ کہ آخری معرکے تک، جب شیطانی طاقتیں اپنی آخری حیرت انگیز تحریک برپا کریں گی۔ Bible Echo، 26 اگست، 1895۔

سولہویں آیت اُس تاریخ میں ایک نقطہ انقلاب کی نمائندگی کرتی ہے جس کی نمائندگی بیلٹشرز کر رہا ہے۔ یہ جمہوری سینگ (قوم) اور پروٹسٹنٹ سینگ (کلیسیا) دونوں کے لیے ایک نقطہ انقلاب ہے۔ یہ ایک بحران کی نمائندگی کرتی ہے، اور اُس مقام کی بھی نمائندگی کرتی ہے جہاں اُس تاریخ کے لیے خاص نور دیا جاتا ہے۔ دانی ایل کے لیے یہ نقطہ انقلاب اُس وقت واقع ہوا جب دانی ایل کو تین مرتبہ میں سے دوسری مرتبہ "چھو" گیا۔ دانی ایل کو تین بار چھو جانا تھا، اور جب اُسے دوسری بار چھو گیا، تو وہ دانی ایل کے لیے ایک نقطہ انقلاب تھا، اور وہ نقطہ انقلاب اُن تین مواقع میں سے دوسرا تھا جب دانی ایل نے "mareh" رویا دیکھی۔

اور دیکھو، بنی آدم کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھو! تب میں نے اپنا منہ کھولا اور بول اٹھا، اور اس سے کہا جو میرے سامنے کھڑا تھا، اے میرے آقا، اس رویا کی وجہ سے میرے دکھ مجھ پر آ پڑے ہیں، اور مجھ میں کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ دانی ایل 10:16۔

ہم جلد ہی چھوئے جانے کے ان تین مواقع پر بات کریں گے۔ جن چار مواقع پر دانی ایل نے لفظ "mareh" استعمال کیا، ان میں سے پہلے موقع پر اس نے یہ گواہی دی کہ وہ رویا کو سمجھ گیا تھا، اور آخری تین حوالہ جات اس کے اس تجربے کی نشاندہی کرتے ہیں جب اس نے حقیقتاً اس ظہور کو دیکھا۔ وہ تیسرا موقع جب وہ ظہور کی رویا کی نشاندہی کرتا ہے، آیت اٹھارہ میں ہے، جہاں اسے تیسری مرتبہ چھو جاتا ہے۔

پھر دوبارہ ایک ایسا شخص آیا جو انسان کی مانند دکھائی دیتا تھا، اس نے مجھ چھو اور مجھ تقویت دی۔ دانی ایل 10:18

دوسری بار کے لمس پر، آیت سولہ میں، جو "marah" رویا کا دوسرا حوالہ ہے، اُس کی قوت جاتی رہتی ہے، لیکن تیسرے لمس پر اُس کی قوت بحال ہو جاتی ہے۔ آیات دس، سولہ اور اٹھارہ میں دانی ایل کو چھو جاتا ہے۔ آیت چھ میں دانی ایل مسیح کے ظہور کو، اور پھر جبرائیل کو دیکھتا ہے، اور آیت دس میں جبرائیل پہلی بار دانی ایل کو چھوتا ہے۔

تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا، اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کتان پہنے ہوئے تھا، اور اس کی کمر اُفاز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کا بدن زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی سی صورت، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی مانند، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں صیقل کیے ہوئے پیتل کے رنگ جیسے تھے، اور اس کی باتوں کی آواز ایک ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔ اور میں، دانی ایل، اکیلا ہی اس رویا کو دیکھ رہا تھا، کیونکہ جو لوگ میرے ساتھ تھے انہوں نے اس رویا کو نہ دیکھا؛ لیکن ان پر ایک بڑی تھرتھری طاری ہوئی، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لیے بھاگ گئے۔ پس میں اکیلا رہ گیا، اور اس عظیم رویا کو دیکھا، اور مجھ میں کچھ بھی طاقت نہ رہی، کیونکہ میری شادابی مجھ میں بگڑ کر فنا ہو گئی، اور مجھ میں کچھ بھی قوت باقی نہ رہی۔

تو بھی میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی؛ اور جب میں نے اُس کے کلام کی آواز سنی تو میں اپنے منہ کے بل گہری نیند میں تھا اور میرا منہ زمین کی طرف تھا۔ اور دیکھو، ایک ہاتھ نے مجھ چھو، جس نے مجھ میرے گھٹنوں اور میرے پاتھوں کی ہتھیلیوں پر اٹھا کھڑا کیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، اے نہایت محبوب مرد، اُن باتوں کو سمجھ جو میں تجھ سے کہتا ہوں، اور سیدھا کھڑا ہو جا؛ کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ اور جب اُس نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، خوف نہ کر؛ کیونکہ پہلے ہی دن سے

جب تو نے سمجھنے کے لیے اپنا دل لگایا اور اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کیا، تیری باتیں سن لی گئی تھیں، اور میں تیری باتوں کے سبب آیا ہوں۔ لیکن فارس کی مملکت کے رئیس نے اکیس دن تک میری مزاحمت کی؛ مگر دیکھو، میکائیل، جو سرکردہ رئیسوں میں سے ایک ہے، میری مدد کو آیا؛ اور میں وہاں فارس کے بادشاہوں کے پاس ٹھہرا رہا۔ اور اب میں اس لیے آیا ہوں کہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا گزرے گی؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت دنوں کے لیے ہے۔
دانی ایل 10:5-14۔

پھر آیت سولہ میں، جب وہ مسیح کی رویا دیکھتا ہے تو دانیال کو دوسری بار چھوا جاتا ہے۔

اور جب اُس نے مجھ سے ایسی باتیں کہیں تو میں نے اپنا منہ زمین کی طرف کر لیا، اور گونگا سا ہو گیا۔ اور دیکھو، ایک نے جو بنی آدم کی شبیہ کی مانند تھا، میرے ہونٹوں کو چھوا؛ تب میں نے اپنا منہ کھولا اور کلام کیا، اور اُس سے جو میرے سامنے کھڑا تھا کہا، اے میرے مالک، اس رویا کے سبب میری دردیں مجھ پر لوٹ آئیں، اور مجھ میں کچھ طاقت نہ رہی۔ کیونکہ اس میرے مالک کا خادم اس میرے مالک سے کیونکر بات کر سکتا ہے؟ کیونکہ مجھ میں تو فوراً کچھ بھی طاقت باقی نہ رہی، نہ مجھ میں سانس ہی باقی رہی۔ دانی ایل 10:15-17۔

پھر جبرائیل کے نمودار ہونے پر، نہ کہ مسیح کے، دانیال کو تیسری بار چھوا جاتا ہے۔

پھر وہ جو آدمی کی صورت معلوم ہوتا تھا دوبارہ آیا اور مجھے چھوا اور مجھے قوت بخشی، اور کہا، اے نہایت عزیز آدمی، مت ڈر؛ تجھے سلامتی ہو؛ قوی ہو، بلکہ قوی ہو۔ اور جب اس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا اور کہا، میرے آقا کلام کرے، کیونکہ تو نے مجھے قوت دی ہے۔ پھر اس نے کہا، کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں؟ اور اب میں فارس کے رئیس کے ساتھ لڑنے کو لوٹ جاؤں گا، اور جب میں روانہ ہو چکوں گا تو دیکھ، یونان کا رئیس آئے گا۔ لیکن میں تجھے وہ باتیں بتاؤں گا جو کتاب حق میں درج ہیں؛ اور ان باتوں میں میرے ساتھ کوئی نہیں ٹھہرتا، سوائے میکائیل تمہارے رئیس کے۔ دانی ایل 10:18-21۔

دانی ایل کو تین بار چھوا گیا، اور پہلی اور تیسری بار اسے فرشتہ جبرائیل نے چھوا۔ دوسری بار اسے مسیح نے چھوا۔ دانی ایل نے ایک ہی عبرانی لفظ چار بار استعمال کیا، لیکن ان چار میں سے پہلی بار، پہلی آیت میں، اس نے یہ بیان کیا کہ وہ "روبا" کو سمجھتا تھا۔ کسی سچائی کو سمجھنا اہم ہے، لیکن یہ سچائی کا تجربہ کرنے کے برابر نہیں، جیسا کہ اس نے باقی تین بار کیا۔

جب دانی ایل کے ماتم کے دن ختم ہوئے تو اسے رویا کا وہ تجربہ عطا کیا گیا جس کی سمجھ اسے ماتم کے دن ختم ہونے سے پہلے ہی دے دی گئی تھی۔ یہ تجربہ تین مراحل پر مشتمل تھا، جن کی نمائندگی تین بار چھونے سے کی گئی۔ پہلا اور آخری لمس جبرائیل نے کیا، اور درمیانی لمس مسیح نے۔ پہلا اور آخری لمس عبرانی حروفِ تہجی کے پہلے اور آخری حرف کی علامت تھے۔ اس دوسرے مرحلے میں دانی ایل اپنے خداوند کے حوالے سے اپنی حالت کو ایک باغی گنہگار کے طور پر پہچانتا ہے، چنانچہ درمیانی لمس بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی علامت عبرانی حروفِ تہجی کا تیرہواں حرف ہے۔

لیکن پطرس کو اب نہ کشتیوں کا خیال تھا نہ لادے ہوئے مال کا۔ یہ معجزہ، اس کے دیکھے ہوئے ہر دوسرے معجزے سے بڑھ کر، اس کے نزدیک قدرت الہی کا ظہور تھا۔ یسوع میں اس نے ایک ایسی ہستی کو دیکھا جو تمام فطرت کو اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔ الوہیت کی حضوری نے اس کی اپنی ناپاکی آشکار کر دی۔ اپنے آقا سے محبت، اپنے عدم ایمان پر شرمندگی، مسیح کی تواضع پر شکرگزاری، اور سب سے بڑھ کر لامحدود پاکیزگی کی حضوری میں اپنی ناپاکی کا احساس، یہ سب اس پر غالب آ گئے۔ جب اس کے ساتھی جال میں آئی ہوئی مچھلیاں سمیٹ رہے تھے، پطرس نجات دہندہ کے قدموں پر گر پڑا اور پکارا، 'میرے پاس سے دور ہو جا؛ کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں، اے خداوند!'

وہی الہی پاکیزگی کی حضوری تھی جس نے نبی دانی ایل کو خدا کے فرشتے کے سامنے مردہ سا گرا دیا۔ اس نے کہا، 'میرے اندر میری رعنائی فساد میں بدل گئی، اور مجھ میں قوت نہ رہی۔' سو جب اشعیانے خداوند کا جلال دیکھا تو وہ پکار اٹھا، 'ہائے میں ہلاک ہوا! کیونکہ میں ناپاک لبوں والا آدمی ہوں اور ناپاک لبوں کی قوم کے درمیان رہتا ہوں، کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ، رب الافواج کو دیکھا ہے۔' دانی ایل 10:8؛ اشعیانے 6:5۔ انسانیت اپنی کمزوری اور گناہ کے ساتھ الوہیت کی کاملت کے مقابل لائی گئی، اور اس نے اپنے آپ کو سراسر ناقص اور ناپاک محسوس کیا۔ یہی حال ان سب کا رہا ہے جنہیں خدا کی عظمت اور شان و شوکت کا نظارہ عطا کیا گیا ہے۔

پطرس نے پکار کر کہا، 'مجھ سے دور ہو جاؤ، کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں؛' پھر بھی وہ یسوع کے پاؤں سے چمٹ گیا، محسوس کرتے ہوئے کہ وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ نجات دہندہ نے جواب دیا، 'ڈرو مت؛ اب سے تو آدمی پکڑا کرے گا۔' جب یسعیاہ نے خدا کی قدوسیت اور اپنی ناچیزی کو دیکھا، تب اسے الہی پیغام کی امانت سونپی گئی۔ اور جب پطرس کو خود انکاری اور الہی قدرت پر انحصار کی طرف رہنمائی کی گئی، تب اسے مسیح کے لیے اپنی خدمت کی بلاہٹ ملی۔ The Desire of Ages, 246

"مرہ" کی رؤیا مسیح کے ظہور کی رؤیا ہے، لیکن دانی ایل نے اس لفظ کو دوسری اور چوتھی بار جس طرح استعمال کیا ہے، وہاں فرشتہ جبرائیل مراد ہے۔ پہلی بار یہ ایک بیان تھا کہ بلطشصر نے رؤیا کو سمجھ لیا، لیکن آخری تین مواقع دانی ایل کے رؤیا کا تجربہ کرنے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان تین بار جب دانی ایل رؤیا کا تجربہ کرتا ہے، تو وہ چھو بھی جاتا ہے۔

پہلی بار اسے جبرائیل نے اس کے بعد چھو جب اس نے جلال یافتہ مسیح کے ظہور کو دیکھا تھا، اور اس تجربے نے اسے "میرے منہ کے بل گہری نیند، اور میرا منہ زمین کی طرف" کی حالت میں چھوڑ دیا۔ اس رویا نے ایک جدائی پیدا کر دی تھی، کیونکہ جو اس کے ساتھ تھے "انہوں نے رویا نہ دیکھی؛ بلکہ ان پر بڑا لرزہ طاری ہوا، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لیے بھاگ گئے۔" پہلی مایوسی میں، یرمیاہ "اکیلا بیٹھا، خدا کے ہاتھ کی وجہ سے"، اور بلتئشاصر میں "کوئی قوت باقی نہ رہی" "کیونکہ" اس کی "رعنائی مجھ میں خرابی میں بدل گئی، اور" وہ "کوئی قوت برقرار نہ رکھ سکا۔"

جب جبرائیل نے اسے پہلی بار چھو تو اس نے دانی ایل کو گھٹنوں اور ہتھیلیوں کے بل بٹھا دیا۔ پھر اس نے دانی ایل کو حکم دیا کہ وہ اس کے کھے ہوئے کلام کو سمجھے اور کھڑا ہو جائے؛ چنانچہ وہ کانپتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ تب جبرائیل نے دانی ایل کو اس کی سوگواری کے اکیس دنوں کے دوران پیش آنے والی باتوں کی تفصیل بیان کی۔ اس نے بتایا کہ اکیس دن تک فارس کے بادشاہوں کے ساتھ کشمکش کے بعد میکائیل جنگ میں شامل ہونے کے لیے آسمان سے اترتا، اور پھر جبرائیل دانی ایل کی دعاؤں کا جواب دینے اور دانی ایل کو یہ سمجھانے آیا کہ "آخری دنوں میں تیری قوم پر کیا پیش آئے گا۔" جب میکائیل آسمان سے اترتا تو جبرائیل کو دانی ایل کو آخری دنوں کی وضاحت کرنے کے لیے بھیجا گیا۔

جبرائیل کی وضاحت دانی ایل کو اکیس دن کے ماتم کے اختتام پر دی گئی۔ مکاشفہ باب گیارہ کے سطر بہ سطر اطلاق میں یہ اس وقت کی نمائندگی کرتا ہے جب حزقی ایل کو باب سینتیس میں مردہ ہڈیوں سے دو بار نبوت کرنے کا حکم دیا جاتا ہے، تاکہ دو نبیوں کو ان کی قبروں سے اٹھایا جائے۔ یہ اس وقت پیش آتا ہے جب میکائیل آسمان سے اترتا ہے اور موسیٰ کے جسم کو زندہ کرتا ہے، اور کتاب یہوداہ میں شیطان سے بحث و مجادلہ میں پڑنے سے انکار کرتا ہے۔ جبرائیل کے اس کے سامنے دنوں کے ماتم کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد بھی دانی ایل کو ابھی مزید دو بار چھو جانا ہے۔

جب جبرائیل فارغ ہوا تو دانی ایل نے "اپنا منہ زمین کی طرف کر لیا، اور گونگا ہو گیا"، اور پھر خود مسیح نے دانی ایل کے "ہونٹوں" کو "چھو"، اور تب دانی ایل نے "اپنا منہ کھولا اور کلام کیا، اور اس سے جو میرے سامنے کھڑا تھا کہا، اے میرے خداوند، اس رویا کے سبب میری دردیں مجھ پر لوٹ آئی ہیں،

اور مجھ میں کچھ قوت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ میرے اس خداوند کا یہ خادم اس میرے خداوند سے کیسے کلام کر سکتا ہے؟ کیونکہ مجھ میں تو فوراً کوئی قوت باقی نہ رہی، اور نہ مجھ میں سانس ہی باقی رہی۔"

مسیح کو دیکھنے اور ان سے ہم کلام ہونے کا تجربہ دانیال کو خاک میں جھکا دیتا ہے۔ وہ گنگ تھا، اور ایسا ہی رہتا اگر مسیح نے اس کے لبوں کو نہ چھوا ہوتا، جیسے قربان گاہ کے انگارے سے اشعیا کے لبوں کو چھوا گیا تھا۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جب اشعیاہ نے اپنے خداوند کے جلال اور عظمت کے اس مکاشفے کو دیکھا تو وہ خدا کی پاکیزگی اور قدوسیت کے احساس سے مغلوب ہو گیا۔ اس کے خالق کے بے مثال کمال اور ان لوگوں کی گناہ آلودہ روش کے درمیان کیسا نمایاں تضاد تھا، جو خود اُس کے ساتھ اسرائیل اور یہوداہ کے برگزیدہ لوگوں میں مدتوں سے شمار کیے جاتے رہے! 'ہائے مجھ پر خرابی!' وہ پکار اٹھا؛ 'کیونکہ میں ہلاک ہوا ہوں؛ اس لیے کہ میں ناپاک لبوں کا آدمی ہوں، اور ناپاک لبوں کے لوگوں کے درمیان رہتا ہوں؛ کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ یعنی رب الافواج کو دیکھا ہے۔' آیت 5۔ گویا وہ اندرونی مقدس میں الوبی حضوری کے پورے نور میں کھڑا تھا؛ اُس نے جان لیا کہ اگر اُسے اس کی اپنی ناقصی اور نااہلی کے سپرد چھوڑ دیا جائے تو وہ اس ماموریت کو جس کے لیے اسے بلایا گیا ہے بالکل انجام نہ دے سکے گا۔ لیکن ایک سراف ایسے اُس کی پریشانی سے رہائی دینے اور اسے اس کی عظیم خدمت کے لیے موزوں بنانے کو بھیجا گیا۔ مذبح سے جلتا ہوا انگارہ اُس کے لبوں پر رکھا گیا اور یہ الفاظ کہے گئے، 'دیکھ، یہ تیرے لبوں کو چھو گیا ہے؛ اور تیری بدی دور ہو گئی، اور تیرا گناہ پاک کیا گیا۔' پھر خدا کی آواز سنی گئی جو کہہ رہی تھی، 'میں کیسے بھیجوں، اور ہماری طرف سے کون جائے؟' اور اشعیاہ نے جواب دیا، 'میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔' آیات 7، 8۔

آسمانی مہمان نے منتظر قاصد کو حکم دیا، 'جا، اور اس قوم سے کہہ: تم ضرور سنتے ہو، مگر سمجھتے نہیں؛ اور ضرور دیکھتے ہو، مگر پہچانتے نہیں۔ اس قوم کے دل کو موٹا کر، اور ان کے کان بھاری کر، اور ان کی آنکھیں بند کر؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اور اپنے کانوں سے سنیں، اور اپنے دل سے سمجھیں، اور رجوع کریں، اور شفا پائیں۔' آیات 9، 10۔

نبی کی ذمہ داری واضح تھی؛ اسے رائج برائیوں کے خلاف احتجاج میں اپنی آواز بلند کرنی تھی۔ لیکن کسی امید افزا یقین دہانی کے بغیر وہ یہ کام ہاتھ میں لینے سے خائف تھا۔ "اے خداوند، کب تک؟" اُس نے پوچھا۔ آیت 11۔ کیا تیری برگزیدہ قوم میں سے کوئی بھی کبھی سمجھنے، توبہ کرنے اور شفا پانے نہ پائے گا؟

گمراہ یہوداہ کی خاطر اس کی روح کا بوجھ عبث اٹھایا جانا نہ تھا۔ اس کی ماموریت مکمل طور پر بے ثمر نہ تھی۔ پھر بھی وہ برائیاں جو کئی پشتوں سے بڑھتی چلی آ رہی تھیں، اس کے زمانے میں دور نہ کی جا سکتیں۔ اپنی ساری عمر اسے صابر اور دلیر معلم—تباہی کے ساتھ ساتھ امید کا نبی بھی—رہنا تھا۔ جب خدائی مقصد بالآخر پورا ہوتا، تو اس کی کوششوں کا پورا پھل، اور خدا کے سب وفادار پیغامبروں کی محنتوں کا ثمر، ظاہر ہوتا۔ ایک بقیہ بچا لیا جانا تھا۔ تاکہ یہ انجام پا سکے، سرکش قوم تک تنبیہ اور التجا کے پیغام پہنچائے جانے تھے؛ خداوند نے فرمایا: 'یہاں تک کہ شہر اجڑ جائیں اور ان میں کوئی باشندہ نہ رہے، اور گھروں میں کوئی آدمی نہ رہے، اور ملک بالکل ویران ہو جائے، اور خداوند آدمیوں کو دور ہٹا دے، اور ملک کے بیچ میں بڑی ویرانی ہو۔' آیات 11، 12۔

نافرمانوں پر جو بھاری سزائیں آنے والی تھیں—جنگ، جلاوطنی، ظلم و ستم، قوموں کے درمیان طاقت اور وقار کا زوال—یہ سب اس لیے آنے والی تھیں کہ جو لوگ ان میں خدا کے ناراض ہاتھ کو

پہچانیں وہ توبہ کی طرف مائل ہوں۔ شمالی سلطنت کے دس قبائل عنقریب قوموں میں بکھر جانے والے تھے اور ان کے شہر ویران چھوڑ دیے جانے تھے؛ دشمن قوموں کی تباہ کن فوجیں بار بار ان کی سرزمین پر چھا جانے والی تھیں؛ حتیٰ کہ یروشلم بھی آخر کار گرنا تھا، اور یہوداہ اسیر ہو کر لے جایا جانا تھا؛ تاہم سرزمین موعود ہمیشہ کے لیے بالکل متروک نہیں رہنے والی تھی۔ اشعیا کو آسمانی فرستادہ کی طرف سے یہ یقین دہانی تھی: 'اس میں ایک دسواں حصہ رہے گا، اور وہ واپس آئے گا، اور کھا لیا جائے گا: ٹیل کے درخت کی مانند، اور بلوط کی مانند، جن کا ٹھونٹھ ان میں باقی رہتا ہے جب وہ اپنے پتے گراتے ہیں: اسی طرح مقدس نسل اس کا ٹھونٹھ ہوگی۔' آیت 13۔

خدا کے مقصد کی حتمی تکمیل کی اس یقین دہانی نے یسعیاہ کے دل کو جرات بخشی۔ پھر کیا ہوا اگر زمینی قوتیں یہوداہ کے خلاف صف آرا ہو جائیں؟ پھر کیا ہوا اگر خداوند کا پیغامبر مخالفت اور مزاحمت سے دوچار ہو؟ یسعیاہ نے بادشاہ، رب الافواج کو دیکھا تھا؛ اس نے سرافیم کا یہ گیت سنا تھا: 'ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہے؛' اُسے یہ وعدہ حاصل تھا کہ یہوواہ کے وہ پیغام جو پیچھے ہٹتے ہوئے یہوداہ کے لیے ہوں گے، روح القدس کی قائل کرنے والی قدرت کے ساتھ ہوں گے؛ اور نبی اپنے سامنے کے کام کے لیے مضبوط کر دیا گیا۔ آیت 3۔ اپنی طویل اور جانکاح خدمت کے دوران وہ اس رؤیا کی یاد اپنے ساتھ لیے رہا۔ ساٹھ برس یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک وہ بنی یہوداہ کے سامنے امید کے نبی کی حیثیت سے کھڑا رہا، اور کلیسیا کی آئندہ فتح کے بارے میں اپنی پیش گوئیوں میں برابر زیادہ دلیر ہوتا گیا۔ انبیا اور بادشاہ، 307-310۔